

عبدالکلام ٹیکنیکل یونیورسٹی کے نئے احاطے کے افتتاح اور لکھنؤ میں ترقیاتی پل قدمیوں کے آغاز کے موقع پر وزیراعظم کی تقریر

Posted On: 21 JUN 2017 2:17PM by PIB Delhi

نئی دہلی۔ 21 جون۔

نوجوان ساتھیو،

آج ایک ساتھ کئی عزائم کے لئے اس پروگرام میں مجھے شرکت کرنے کا موقع ملا ہے۔ اترپردیش میں سرکار کے ذریعے جس اُمنگ اور جوش کے ساتھ واضح نقطہ نظر کے ساتھ ترقی کا سفر چل رہا ہے۔ ملک کے ہر کونے میں اترپردیش کی لمحے لمحے کے واقعات کی طرف لوگوں کی توجہ ہے، بڑا تجسس ہے اور یوگی جی کی قیادت میں ایک کے بعد ایک جو قدم اٹھائے جارہے ہیں، محنت کی انتہا کرتے ہوئے کئی سال کی جو بیماریاں ہیں لمبے عرصے کے جو تنازعات ہیں، اسے دور کرتے ہوئے اترپردیش کو تیزی سے آگے بڑھانے کی اُن کی کوشش، یوگی جی کو ان کی ٹیم کو میں بہت بہت مبارکباد دیتا ہوں، ان کا بہت بہت استقبال کرتا ہوں۔

آج مجھے کچھ وقت ڈرگ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں گزارنے کا موقع ملا، ہمارے سائنس دان انسانیت کیلئے ایسی دوائیں جو سستی بھی ہوں، کارگر بھی ہوں اور سائنڈ فیکٹ کے بغیر صحیح علاج کرنے والی ہوں، ان کی ترمیم میں اپنی پوری زندگی لیباریٹری میں کھپا رہے ہیں، سائنسدان ایک طرح سے جدید راہب ہوتے ہیں اور جدید راہب کی طرح وہ اپنے مقصد کے لئے وقف ہو کر کے انسان کو کس طرح سے مصیبتوں سے نجات دلائی جائے، جسمانی تکلیف سے نجات دلائی جائے، روایتی علم و دانش کو جدید وسائل کے ذریعے جدید سہولتوں کے ذریعے سے اور زیادہ معقول اور مناسب کیسے بنایا جائے اس پر وہ کام کر رہے ہیں۔

آج انسان کے سامنے، خاص طور پر حفظانِ صحت کے میدان میں بہت سی چنوتیاں ہیں۔ ایک دوا بنانے میں سالوں بیت جاتے ہیں، سینکڑوں سائنسدان کھپ جاتے ہیں لیکن اس سے پہلے نئے انداز کی بیماری پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک طرح سے مقابلہ چلتا ہے۔ لیکن سائنس کی مدد سے، انوویشن کے سہارے ہم نے ان کمزوریوں کو شکست دے دی ہے۔ بیماریوں کو پرانا ہے اور غریب سے غریب شخص کو سستی سے سستی اور کارگر دوا کیسے دستیاب ہو، اس چنوتی کو ہمیں تسلیم کر کے کامیاب ہونا ہے۔

آج مجھے اس ٹیکنیکل یونیورسٹی کی عمارت کو قوم کے نام وقف کرنے کا بھی موقع ملا ہے۔ ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کے ساتھ اس کا نام جڑا ہے۔ میں نہیں مانتا ہوں کہ تکنیکی دنیا کیلئے ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام سے بڑا کوئی جذبہ پیدا کرنے والا نام ہو سکتا ہے۔ سائنس آفاقی ہے لیکن ٹیکنالوجی مقامی ہونی چاہئے اور یہیں پر ہماری کسوٹی ہے۔ سائنس کے اصول ثابت ہو چکے ہیں، سائنس کا علم دستیاب ہے، لیکن ہماری نوجوان نسل سے ان چیزوں کی امید ہے کہ دستیاب وسائل کے وسیلے سے جب ٹیکنالوجی انسانی زندگی کو بڑا متاثر کر رہی ہے، تب ہم ٹیکنالوجی میں وہ کون سی ترمیم کریں، کون سی ایجادات کریں، جو ہمارے عام انسانی زندگی کے معیار میں تبدیلی لائے۔ ہم دنیا میں فخر کر رہے ہیں کہ بھارت، جس کے پاس آٹھ سو ملین نوجوانوں کی فوج ہے، 35 سے کم عمر کے نوجوانوں کا یہ ملک ہے، اس کے پاس دماغ بھی ہے، اگر ہاتھ میں ہنر ہو، سائنس کی بنیاد ہو اور ٹیکنالوجی کی ایجاد ہو، تو میرے ملک کا نوجوان دنیا میں اپنا ڈنکا بجانے کا مادہ رکھتا ہے لیکن ہم اس ٹیکنالوجی کے سہارے اتنی ترقی نہیں کر سکتے جو پچھلی صدیوں میں بہت بڑا رول کر گئی ہوگی، لیکن آنے والی صدی میں شاید وہ فائدہ مند نہ بھی ہو۔ اور اس لئے ٹیکنالوجی کو وقت سے آگے چلنا پڑتا ہے۔ اسے دور کا دیکھنا پڑتا ہے۔ اور بھارت کے نوجوانوں میں وہ صلاحیت ہے، اس صلاحیت کو لیکر کے ہم ٹیکنالوجی کے میدان میں نئی بلندیوں کو کیسے سر کریں۔

آج بھی ہمارا ملک دفاع کیلئے، حفاظت کیلئے، ہماری فوج کیلئے ہر چھوٹی موٹی چیز غیرملکوں سے ہم لاتے ہیں۔ کیا ہم بہت جلد دفاع کے شعبے میں بھارت کو خودکفیل نہیں بنا سکتے ہیں؟ کیا ملک کی حفاظت کیلئے جن وسائل کی ضرورت ہے، جس ٹیکنالوجی کی ضرورت ہے، جس ساز و سامان کی ضرورت ہے، اسے بھارت میں ہی نئی نئی ایجادات کے ساتھ ہم کیوں نہ کریں۔ حفاظت کے میدان میں بھارت خودکفیل کیسے بنے، ان خوابوں کو لیکر کے ہم آگے بڑھ رہے ہیں اور اس لئے ہم نے کئی منصوبہ بند تبدیلیاں کی ہیں۔ دفاع کے شعبے میں 100 فیصد غیرملکی براہ راست سرمایہ کاری کو ہم نے کھولا ہے۔ ہم نے بھارت کے تاجروں کو ساجھیداری کیلئے اوپن اپ کیا ہے۔ ہم نے بھارت سرکار جو چیزیں باہر سے لیتی ہے، اگر ہندوستان میں بنی ہوئی لیں گی تو اس کو خصوصی ترغیب کی فہرست تیار کی ہے اور اس سارے موقع ٹیکنالوجی سے جڑی ہوئی نوجوان نسل کے لئے ہے۔

ویسا ہی ایک دوسرا میدان ہے آج میڈیکل سائنس ایک طرح سے ٹیکنالوجی پر منحصر ہے، اب ڈاکٹر طے نہیں کرتا ہے کہ آپ کو کون سی بیماری ہے، مشین طے کرتی ہے کہ آپ کس بیماری میں مبتلا ہیں۔ آپ کے جسم میں کہاں تکلیف ہے، کہاں کمی ہے، کیسی تکلیف ہے، وہ مشین طے کرتی ہے اور بعد میں ڈاکٹر اس مشین کی رپورٹ کی بنیاد پر آپ کے لئے حفظانِ صحت کا روڈ میپ کیا ہوگا، دوائیں کون سی ہوں گی، آپریشن کرنا ہے یا نہیں کرنا ہے، اس کے فیصلے کرتی ہے۔ لیکن یہ طبی ساز و سامان، اس کا مینوفیکچرنگ بھارت اتنا بڑا ملک ہے اس کو اتنی بڑی ضرورت ہے۔ ہمارے ٹیکنالوجی کے میدان کے طلباء کیوں نہ سوچیں کہ ہم وہ اسٹارٹ اپ شروع کریں گے، ہم اس موضوع پر تحقیق کریں گے، ہم بھارت کے اندر ہی حفظانِ صحت کے شعبے میں جن ساز و سامان کی ضرورت ہے اس ضرورت کو پورا کرنے کیلئے نئی کھوج کے ساتھ نئی تعمیر کی سمت جائیں گے۔

میک ان انڈیا یہ پورا تصور ہندوستان کے ٹیکنالوجی سے جڑے ہوئے ہمارے نوجوانوں کو ایک نیا موقع دینے کیلئے اسٹارٹ اپ انڈیا ، اسٹینڈ اپ انڈیا، اسکل انڈیا، مدرنا یوجنا، چاہے پیسے کا بندوبست کرنا ہو، چاہے ٹیکنالوجیکل سپورٹ کا انتظام ہو، چاہے انسانی وسائل کی ترقی میں ہنرمندی کو ترجیح دینا ہو، چاہے ٹیکنالوجیکل نالج میں نئی اونچائیوں کو پار کرنا ہو، اس طرح سے جامع نظریے کے ساتھ ملک کو ، ملک کے پاس جو تکنیکی علم ہے، جو تکنیکی مہارت ہے، جو ہماری یونیورسٹی کے پاس ہوگی، ہماری نوجوان پیڑھی کے پاس ہوگی، ان سب کو متوازن کرتے ہوئے عزم کرتے ہوئے ، ملک کو نئی اونچائیوں پر لے جانا ہے اور اس ملک نے دکھایا ہے ، جب بھی ہندوستان کے نوجوان لوگوں کو موقع ملا ہے، انہوں نے چنوتیوں کو پار بھی کیا ہے اور نئے سرے سے حد بندی کی ہے۔

مریخ پر جانے کیلئے دنیا کے بڑے بڑے ملکوں نے کوشش کی، پہلی کوشش میں دنیا کا کوئی ملک مریخ اور اس کے مدار میں نہیں جاسکا تھا ۔ ہندوستان دنیا کا پہلا ملک تھا جو پہلی کوشش میں مریخ اور مدار میں پہنچا تھا اور دنیا کو تب حیرت ہوگئی تھی کہ بھارت کے نوجوان سائنسدانوں نے یہ مریخ سفر اتنا سستے میں کرلیا۔ لکھنؤ میں اگر آپ کو ٹیکسی میں جانا ہے، آٹو رکشہ میں جانا ہے تو ایک کلو میٹر کا 10 روپے تو لگتا ہی ہوگا۔ ہم مریخ پر پہنچے ایک کلو میٹر کا صرف 7 روپے کا خرچہ کیا ۔ اور ہمارا مریخ پر جانے کا جو کُل بجٹ تھا وہ ہالی ووڈ کی فلم کا جو خرچہ ہوتا ہے اس سے کم خرچ میں ہمارے ملک کے سائنسدان مریخ پر پہنچ چکے۔

یہ صلاحیت ہے ہماری نوجوان نسل میں ، یہ صلاحیت ہے ہمارے ملک کے ٹیلنٹڈ نوجوانوں میں ، ٹیکنیشنز میں ، سائنسدانوں میں، پچھلے دنوں جب بھارت نے ایک ساتھ 104 سیارچے چھوڑے دنیا کے لئے حیرت کی بات تھی کہ ایک ساتھ 104 سیارچے چھوڑنے کی طاقت اس ملک کے سائنسدانوں میں ہے۔ اس صلاحیت کو لیکر آگے بڑھنا ہے اور ان معنوں میں آج یہ ٹیکنیکل یونیورسٹی اور اس سے وابستہ سارے متعلقہ کالجز اس کو کیسے آگے بڑھائیں؟ میں جانتا ہوں کہ اترپردیش میں تعلیم کے میدان میں کام کرنا کتنا مشکل ہے، ہمارے گورنر جناب رام نائیک جی چانسلر کے روپ میں یونیورسٹی میں ڈسپلن کیسے آئے، یونیورسٹی میں مقررہ وقت میں کیسے کام ہو، اس پر دیر رات کام کر رہے تھے۔ اترپردیش کی 28 یونیورسٹیوں میں سے 24 یونیورسٹیوں کو اب وہ مقررہ وقت پر امتحان ہو، وقت پر کنزرویشن ہو، اس کو آگے بڑھانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ یہ ڈسپلن بہت ضروری ہوتا ہے۔ لیکن رام نائیک جی بہت فوکس کام کرنے والے آدمی ہیں جس چیز کو ہاتھ میں لیتے ہیں اس کو پورا کر کے رہتے ہیں اور اس لئے اترپردیش کی یونیورسٹیز میں اصول اور روایتیں، ڈسپلن طلباء کے وقت کی بربادی نہ ہو اس پر بڑی باریکی سے نظر رکھتے ہوئے اس کو آگے بڑھانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ اب یوگی جی کی سرکار آگئی ہے تو ان کو اور سہولت ہوگئی ہے۔ کام کو اور آسانی سے بڑھا رہے ہیں۔

آج میرے لیے خوشی کی بات ہے کہ پردھان منتری آواس یوجنا کیلئے کچھ کنبوں کو اس گھر کے تئیں ان کے جذبے کے تعلق سے ایک سرٹیفکیٹ دیا گیا ہے۔ 2022 میں بھارت کے 75 سال منائے جائیں گے آزادی کے دیوانوں نے خواب دیکھے تھے تب وہ پھانسی کے تخت پر چڑھے تھے۔ جوانی جیلوں میں کھپا دی تھی۔ ایک خوشحال ہندوستان دیکھنا چاہتے تھے، آزاد ہندوستان دیکھنا چاہتے تھے، انہوں نے اپنا سب کچھ قربان کیا تھا۔ 2022 میں آزادی کے 75 سال ہوں گے۔ کیا سوا سو کروڑ ہم وطنوں کی ذمہ داری نہیں ہے کہ ملک کے دیوانوں کے خوابوں کو پورا کرنے کیلئے ہم ہندوستان کو نئی اونچائیوں پر لے جائیں۔ کیا سوا سو کروڑ ہم وطن ملکر کے اس ملک کو آگے نہیں لے جاسکتے ہیں؟ میرا یقین ہے کہ سوا سو کروڑ ہم وطنوں میں وہ صلاحیت بھی ہے کہ ہندوستان کو نئی اونچائیوں پر لے جاسکتے ہیں۔ ہم نے خواب بُنا ہے کہ 2022 جب آزادی کے 75 سال ہوں ، ہندوستان کے غریب سے غریب کے پاس اس کا اپنا رہنے کیلئے گھر ہو، اس کو اپنی چھت ہواور گھر بھی وہ ہو جس میں بیت الخلاء ہو، بجلی ہو، پانی ہو، نزدیک میں بچوں کو پڑھانے کیلئے تعلیم کا بندوبست ہو اور اس خواب کو پورا کرنے کیلئے پورے ملک میں ایک مہم چلائیں ، دیہی آبادی کا ۔ شہری آبادی کا اور اسی کے تحت کچھ ماوؤں کو آج گھر ملے۔ ان کو گھر ملے اس کے لئے ایک مالکانہ خط سرکار کی طرف سے دیا گیا اور ایک ماں کہہ رہی تھی۔ اب اچھا ہوا بولے میرا مکان بن جائے گا۔ بچوں کی شادی کراؤں گی اور آپ کو شادی میں بلاؤں گی ان کا اتنا جوش تھا ، خواب جب سچ ہونے لگتے ہیں تب انسان کسی بھی حالت میں کیوں نہ ہو کچھ کر گزرنے کا مزا پیدا ہوتا ہے۔ وہ میں نے اس ماں کی باتوں میں دیکھا ہے۔ لفظ ان کے تھے لیکن وہ جذبات دوسروں کو جذبہ دیتے تھے۔

آج بجلی، توانائی یہ ترقی کیلئے بہت اہم ہے ، ٹیکنالوجی زندگی میں توانائی کی اپنی ایک اہمیت ہے۔ قابل تجدید توانائی کے ذریعے سولر انرجی کے ذریعے ملک میں ایک نئے انقلاب لانے کی کوشش چل رہی ہے۔ ایل ای ڈی بلب گھر گھر پہنچا کر بجلی بچانے کی ایک بہت بڑی مہم چل رہی ہے۔ قریب 22 کروڑ سے بھی زیادہ ایل ای ڈی بلب پچھلے ایک سال کے اندر اندر گھروں میں لگ چکے ہیں۔ اور اس کی وجہ سے بجلی اس سے بھی زیادہ ملتی ہے لیکن خرچہ ایل ای ڈی بلب کے سبب، جن خاندانوں میں ایل ای ڈی بلب کا استعمال ہو رہا ہے اس سے جو بجلی کے بل کی بچت ہو رہی ہے ، وہ قریب قریب بارہ سے تیرہ ہزار کروڑ روپے کی بچت ہے۔ یہ عام آدمی کے پیسے بچ رہے ہیں ۔ آج 400 کلو واٹ کا ٹرانسمیشن لائن کو یہاں میں قوم کے نام وقف کر رہا ہوں، یہ تو بیچ کا مرحلہ ہے، کانپور تک کا پورا اُٹاؤ سمیت سارا ، وہاں پر ایک کوالٹی بجلی ، جو یہاں کی صنعتی زندگی کو مدد دے گی، جو یہاں کے گھر میں جو بجلی چاہئے وہ مدد ملے گی اور آپ کے یہاں تو بجلی تقسیم میں بھی وی آئی پی کوٹہ رہتا تھا، میں نے سنا ہے۔ کچھ ضلع بڑے وی آئی پی رہتے تھے وہاں بجلی کی ایک قسم رہتی تھی اور ضلع ایسے تھے یہ میں یوگی جی کو مبارکباد دیتا ہوں، خیرمقدم کرتا ہوں، ان کا کہ انہوں نے سبھی 75 ضلعوں کو برابر سے بجلی کے کاروبار کی مدد کرنے کا فیصلہ کیا ۔ ڈسپلن کا یہی کام ہوتا ہے۔ کچھ کو خاص فائدے اور کچھ کو کچھ نہیں۔ اس کو ختم کرنے میں کتنی دقت آتی ہے ، میں جانتا ہوں لیکن مجھے یقین ہے یوگی جی یہ کر کے رہیں گے، انہوں نے طے کیا ہے کہ نتیجے لاکر رہیں گے۔

بھائیو اور بہنو، ترقی کی نئی اونچائیوں کو سر کرنے کی ملک کوشش کر رہا ہے۔ زندگی کے ہر میدان میں ترقی کی نئی اونچائیوں کو پار کرنا ہے۔ سوا سو کروڑ ہم وطنوں کی طاقت آج پوری دنیا مانتی ہے کہ دنیا کی بڑی اکانومی میں سب سے تیز رفتار سے ۔ آگے بڑھنے والا کوئی ملک ہے تو اس ملک کا نام ہندوستان ہے۔ پوری دنیا آج بھارت کو فخر کی نظروں سے دیکھ رہی ہے۔ اب ہم سب

سواسو کروڑ ہم وطن ملکر طے کریں، ہم اترپردیش کے شہری ملکر طے کریں - آپ دیکھئے کہ تبدیلی کیسے آتی ہے۔

یکم جولائی سے جی ایس ٹی کی شروعات ہو رہی ہے۔ اس ملک کے لئے بڑے فخر کی بات ہے۔ اس ملک کی سبھی سیاسی رہنما کتنا ہی مخالفت کیوں نہ ہو۔ اس ملک کی سبھی ریاستی سرکاریں، مرکزی سرکار ملکر ایک ایسی تاریخ رقم کرنے والی ہے، یکم جولائی سے ملک کی اقتصادیات میں ایک بہت بڑی تبدیلی آنے والی ہے۔ یہ اپنے آپ میں بہت بڑا ثبوت ہے۔ بھارت کے وفاقی ڈھانچے کا ثبوت ہے۔ بھارت کی سیاسی پارٹیوں کی متانت کا ثبوت ہے۔ دل سے اوپر ملک، یہ ہندوستان کی سبھی سیاسی پارٹیوں نے دکھا دیا ہے۔ میں سبھی سیاسی پارٹیوں کا شکر گزار ہوں، میں سبھی ریاستی سرکاروں کا شکر گزار ہوں۔ میں سبھی سیاسی اسمبلیوں کا شکر گزار ہوں، لوک سبھا کا، راجیہ سبھا کا شکر گزار ہوں۔ سب نے ملکر کے اس جی ایس ٹی لاگو کرنے کیلئے کامیاب کوشش کی۔ اب مجھے یقین ہے کہ ایک جولائی کے بعد شہریوں کے تعاون سے، خاص طور پر چھوٹے موٹے تاجروں کے تعاون سے، ہم کامیابی کے ساتھ جی ایس ٹی میں آگے بڑھیں گے تب دنیا کیلئے بہت بڑا عجبوہ ہوگا کہ اتنا بڑا ملک اس طرح سے ٹرانسفارمیشن کرسکتا ہے۔ بھارت کی جمہوریت کی طاقت کی پہچان ہوگی دنیا کو کہ اس ملک کی سبھی پارٹیاں، سبھی مختلف نظریات والی پارٹیاں ملک کے مفاد میں کندھے سے کندھا ملا کر کتنا بڑا فیصلہ کرتے ہیں، یہ دنیا کے سامنے ایک عجبوہ کی طرح نظر آنے والا ہے۔ یہ بھارت کی جمہوریت کی طاقت ہے، بھارت کے جمہوریت کے شعور کی طاقت ہے، بھارت کی جمہوریت میں سیاسی پارٹیوں کی قیادت کے شعور کی طاقت ہے کہ ممکن ہوا ہے اور اس لئے اس کا سہرا نہ مودی کو جاتا ہے ایک سرکار کو جاتا ہے۔ یہ سوا سو کروڑ ہم وطنوں کو جاتا ہے۔ بھارت کی باشعور جمہوریت کو جاتا ہے۔ ملک کی سبھی سیاسی پارٹیوں کو جاتا ہے۔ ملک کی سبھی ریاستی اسمبلیوں کو جاتا ہے، لوک سبھا اور راجیہ سبھا کو جاتا ہے۔

اب اتنا بڑا کام ہوا ہے۔ ہم اسے سمجھے، مشکلات ہیں تو حکومت نے سارا بندوبست کیا ہے۔ ان مشکلات کو دور کرنے کی پوری کوشش جاری رہے گی، لیکن ایک کامیاب سفر اور اچھی طرح کامیاب ہو اس کے لئے یکم جولائی سے سبھی ملک کے خاص طور پر تجارتی برادری، یہ اس کو اپنے کندھے پر اٹھائیں، دو قدم آگے چلیں اور آسانی سے اس کو پار کرنے میں ملک کی قیادت یہ ہمارے کاروباری کریں اور کریں گے۔ ایسا میرا یقین ہے۔

اسی ایک امید کے ساتھ میں آپ سب کو اس کیمپس میں پڑھنے والے، اس کیمپس سے جڑے ہوئے سبھی نوجوانوں کو دل سے نیک خواہشات پیش کرتا ہوں، کامیابی کیلئے بہت بہت دعا کرتا ہوں۔

شکریہ۔

م ن اس - ع ن

U-2841

(Release ID: 1493440) Visitor Counter : 2

